REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۳۳ شمارہ ۲۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۲ شعبان ۱۴۰۴ھ — ۲۴ ہجرت ۱۳۶۳ ہش — ۲۴ مئی ۱۹۸۴ء

دو تازہ اہم پیغامات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے نام لندن سے مورخہ یکم مئی ۱۹۸۴ء اور مورخہ ۴ مئی ۱۹۸۴ء کو جو دو تازہ نہایت اہم پیغامات ارسال فرمائے ہیں وہ اخبار بدر کی اسی اشاعت کے صفحہ ۷ تا ۱۰ میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت ان پیغامات کو بغور پڑھیں اور انہیں حرزِ جان بناتے ہوئے ان کے مطابق اپنے لیل و نہار گزاریں۔ اللہ تعالیٰ جلد اپنا فضل نازل فرمائے اور ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

اللہ تعالیٰ کا گزشتہ انبیاء کے ساتھ جو سلوک تھا وہی ہمارے ساتھ ہو گا ان شاء اللہ

کثرت سے دعائیں کریں۔ دعا سے دنیا کی طاقتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۱ ہجرت ۶۳ ہش بمقام مسجد فضل لندن کا ملخص

لندن ۱۱ رمئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی مختلف سورتوں سے اُن آیات کی تلاوت فرمائی جن میں انبیاء کے مخالفین نے اپنے اپنے وقت کے نبی کو کہا تھا کہ یا تو ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ یا پھر یہاں سے نکل جاؤ۔

. . . .

. . . .

. . . .

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے خطبے میں فرمایا کہ ہم سچائی پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کا گزشتہ انبیاء کے متعلق جو رویہ تھا وہی انشاء اللہ ہمارے ساتھ ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ انبیاء کے مخالفین ان کے ساتھ اپنی دہریت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور استکبار اور دہریت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا۔ استکبار فرعون کی صورت میں ظاہر ہوا اگر ایمان لانے والوں نے جو طریق اختیار کیا وہ اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کا طریق تھا۔

بعدہٗ حضور نے فرمایا کہ اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم مسلمان ہونے کی حالت میں ہی تیرے حضور حاضر ہوں اور یہی پیغام ہر احمدی کے لئے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے بڑی ہدایت جماعت کے لئے یہ ہے کہ بڑی کثرت سے دعائیں کریں۔ دعا سے دنیا کی طاقتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتے ہیں۔ مگر دعا کے لئے اپنے آپ پر وہی کیفیت طاری کرنے کی ضرورت ہے کہ جس طرح بکرے ذبح کئے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام ہی جیتیں گے اور اُن کے مقابلہ پر تمام طاقتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیگر اطلاعات:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچوں نمازوں کی ادائیگی کیلئے مسجد فضل لندن میں تشریف لاتے ہیں۔ اور نماز مغرب کے بعد مجلسِ علم و عرفان منعقد ہوتی ہے جو مجلس سوال و جواب کی صورت میں نمازِ عشاء تک جاری رہتی ہے۔

مستورات کے لئے علیحدہ انتظام ہے۔ جہاں سکرین لگی ہوئی ہے اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نظر آتے ہیں اور تمام کارروائی ویڈیو ٹیپ ہوتی ہے۔ مشن ہاؤس کے نچلے حصہ میں دفاتر ہیں جبکہ بالائی حصہ میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ قیام فرما ہیں۔

پاکستان میں جماعتِ احمدیہ کی مخالفت تا حال جاری ہے حکومت مولویوں کے ہاتھ میں کھیل رہی ہے۔ صدارتی آرڈیننس کے بعد بھی مولوی روزانہ نئے نئے مطالبات کرتے رہتے ہیں اگرچہ ان مولویوں اور حکومت کو عوام کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ گزشتہ دنوں حکومت کے آدمیوں نے بہشتی مقبرہ۔ مسجد اقصیٰ اور دفاتر وغیرہ کی چیکنگ کی۔ مولوی بھی چاہتے تھے کہ ان مقدس مقامات میں داخل ہو کر بے حرمتی کریں یا فتنہ پیدا کریں مگر خدا کے فضل سے وہ اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں مورخہ ۱۸ ہش کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک مہمان کے ذریعہ موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ الودود خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے طفیل لندن میں خیر و عافیت سے ہیں۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ اور جماعتی کاموں میں منہمک ہیں"۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی غیر معمولی تائید و نصرتِ الٰہی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۰ ہجرت (مئی)۔ حضرت سیدہ ام ایب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں الفضل ربوہ مجریہ ۸ ہش کے ذریعہ موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"۔ الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● — محترمہ بیگم صاحبہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ و بیگم صاحبہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب جو گزشتہ دنوں تشویشناک طور پر علیل تھیں، اب خدا کے فضل سے پہلے سے کچھ بہتر ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید سپاری مارٹ سالح پور، کٹک (اڑیسہ)

روزوں کے احکام

قرآنِ کریم کی روشنی میں

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں روزوں کے احکامات کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ :- اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اُسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ :- (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اُسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی۔ اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطورِ فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

ترجمہ :- رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔ وہ (قرآن کریم) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔ اور جو کھُلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے کہ (نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُس پر اَور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ (تعالیٰ) تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا۔ اور یہ حکم (اس نے) اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو۔ (اور اس بات) پر اللہ (تعالیٰ) کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ اور تاکہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

ترجمہ :- اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَى الَّیْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ :- تمہیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے۔ وہ تمہارے لئے ایک (قسم کا) لباس ہیں اور تم اُن کے لئے ایک (قسم کا) لباس ہو۔ اللہ (تعالیٰ) کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے اس لئے اُس نے تم پر فضل سے توجہ کی۔ اور تمہاری (اس حالت کی) اصلاح کر دی۔ سو اب تم (بلا تامل) اُن کے پاس جاؤ۔ اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی جستجو کرو۔ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد (صبح سے) رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔ اور جب تم مساجد میں معتکف ہو تو اُن کے (یعنی بیویوں کے) پاس نہ جاؤ۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں۔ اس لئے تم اُن کے قریب (بھی) مت جاؤ۔ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنے احکامات بیان کرتا ہے تاکہ وہ (ہلاکتوں سے) بچیں ۔

(سورۃ البقرہ ع ۲۳ آیات نمبر ۱۸۴ تا ۱۸۸)

رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء کے دوران

قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حسبِ سابق امسال بھی رمضان المبارک کے دوران قادیان میں درس القرآن والحدیث کا انتظام مندرجہ ذیل تفصیل سے ہوگا۔ قرآن مجید کا درس بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں ہوگا۔ حدیث شریف کا درس دونوں مساجد میں بعد نمازِ فجر ہوا کرے گا۔

درس القرآن :-

اسماء درس دہندگان	تعداد ایام	سورتیں از ابتداء تا اختتام	تاریخ رمضان
مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب	تین دن	سورۃ الفاتحہ تا سورہ آل عمران	یکم تا ۳
" " محمد انعام صاحب غوری	" "	" النساء تا " الانعام	۴ تا ۶
" " محمد کریم الدین صاحب شاہد	" "	" الاعراف تا " التوبہ	۷ تا ۹
" " بشیر احمد صاحب طاہر	دو دن	" یونس تا " یوسف	۱۰ تا ۱۱
" " منیر احمد صاحب خادم	" "	" الرعد تا " النحل	۱۲ تا ۱۳
" " شریف احمد صاحب امینی	تین دن	" بنی اسرائیل تا " المؤمنون	۱۴ تا ۱۶
" " بشیر احمد صاحب دہلوی	" "	" النور تا " العنکبوت	۱۷ تا ۱۹
" " جاوید اقبال صاحب اختر	دو دن	" الروم تا " یٰسین	۲۰ تا ۲۱
" " عبد الحق صاحب فضل	تین دن	" الصّٰفّٰت تا " الذّٰریٰت	۲۲ تا ۲۴
" " خورشید احمد صاحب انور	دو دن	" الطور تا " التحریم	۲۵ تا ۲۶
" " بشیر احمد صاحب خادم	تین دن	" الملک تا " النّاس	۲۷ تا ۲۹

درس احادیث شریف (مسجد مبارک)

۱۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب یکم تا ۱۰ رمضان
۲۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل ۱۱ تا ۲۰ "
۳۔ " " شریف احمد صاحب امینی ۲۱ تا ۲۹ "

مسجد اقصیٰ :-

۱۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم یکم تا ۷ رمضان
۲۔ " " بشیر احمد صاحب دہلوی ۸ تا ۱۵ "
۳۔ " " حکیم محمد دین صاحب ۱۶ تا ۲۰ "
۴۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ۲۱ تا ۲۹ رمضان

نمازِ تراویح :-

مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ عشاء اور مسجد مبارک میں تہجد کے وقت نمازِ تراویح پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین مبشر رؤیا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں

> سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین مبشر رؤیا افادۂ احباب کی خاطر ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں ——— (ایڈیٹر بدر)

(۱)

"۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اور رؤیا دیکھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں، یعنی خواب میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں۔ اور خواب کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض اوقات ایک شخص اپنے تئیں دوسرا شخص خیال کر لیتا ہے۔ سو اُس وقت میں سمجھتا ہوں کہ میں علی مرتضیٰ ہوں اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔ یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں۔ اور شفقت اور تودّد سے مجھے فرماتے ہیں یَا عَلِیُّ دَعْھُمْ وَاَنْصَارَھُمْ وَزِرَاعَتَھُمْ۔ یعنی اے علی! اُن سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر اور ان کو چھوڑ دے۔ اور ان سے منہ پھیر لے۔ اور میں نے پایا کہ اس فتنہ کے وقت صبر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو فرماتے ہیں اور اعراض کے لئے تاکید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تو ہی حق پر ہے۔ مگر ان لوگوں سے ترکِ خطاب بہتر ہے۔ اور کھیتی سے مراد مولویوں کے پیروؤں کی وہ جماعت ہے جو ان کی تعلیموں سے اثر پذیر ہے جس کی وہ ایک مدت سے آبپاشی کرتے چلے آئے ہیں۔ پھر بعد اس کے میری طبیعت الہام کی طرف منتقل ہوئی اور الہام کے رُو سے خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ایک شخص مخالف میری نسبت کہتا ہے

ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی

یعنی مجھ کو چھوڑو تا میں موسیٰ کو یعنی اس عاجز کو قتل کر دوں۔ اور یہ خواب رات کے تین بجے قریباً بائیس منٹ کم میں دیکھی تھی۔ اور صبح بدھ کا دن تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۸ - ۲۱۹ حاشیہ)

(۲)

"مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں۔ اور باغ کی طرف جاتا ہوں۔ اور میں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا۔ جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا۔ اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے۔ اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں۔ اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا، اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا۔ اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

فرمایا۔ یہ جو دیکھا گیا کہ ان کا سر کٹا ہوا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا۔ اور اُن کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جاوے گا۔ اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے کہ اُن کے پاس مقابلہ کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔ اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے۔ لیکن اُن کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ اُن کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی اور یہ جو دیکھا گیا ہے کہ اُن کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے۔ اور اُن کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۶۱ - ۵۶۲ طبع اوّل بحوالہ بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۳ پرچہ ۷ر جون ۱۹۰۶ء)

(۳)

"رات (۶ر دسمبر ۱۹۰۲ء کی رات۔ ناقل) کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک اُن میں سے میری طرف آیا تو میں نے اُسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اُسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُرزور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اُس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی: رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۰ طبع اوّل)

"گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ"

(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب مینوفیکچررس اینڈ امپورٹرس۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

خطبہ جمعہ

کوئی احمدی کلمہ توحید کو نہیں مٹائے گا اس کے ہاتھ کاٹے جا سکتے ہیں اس کا سر قلم ہو سکتا ہے لیکن اپنے ہاتھ سے وہ کلمہ توحید کو مٹا نہیں سکتا!

جب تک تم اپنے دل و جان سے خدا کی مدد کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک اللہ کی مدد تمہارے اوپر نازل نہیں ہو گی!

اصل میدان جو ہم نے جیتنا ہے دعاؤں کا ہی میدان ہے، دعاؤں کے مقابل پر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جیتا کرتی!

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قدموں کو پہچانتے رہیں اور یقین رکھیں کہ آپ سے بہت کم قربانیاں لے کر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مند کرے گا

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ناممکن ہے کہ آپ پر کوئی فتحیاب ہو سکے آپ کے لئے ضروری ہے آپ اپنے دلوں پر فتحیاب ہوں!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۴ ہجرت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۴ مئی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ لندن سے محررہ موصول ہوا ہے۔ جسے افادۂ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ الصف کی درج ذیل آخری آیت کی تلاوت فرمائی:—

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

اس کے بعد فرمایا:—

قوموں کی زندگی میں بعض ایسے وقت آتے ہیں جن میں بہت ہی اہم اور بنیادی فیصلوں سے دوچار ہونا ہوتا ہے۔ مذہبی قوموں کی زندگی میں بھی ایسے دن آیا کرتے ہیں اور دنیا والی قوموں کی زندگی میں بھی ایسے دن آیا کرتے ہیں۔ اور دنیا کی زبان میں جب ایسا وقت آتا ہے تو یہ سوچا جاتا ہے To be or not to be? This is the question. اب ہم نے رہنا ہے یا نہیں رہنا یہ سوال ہے جو آپ کے پیش نظر ہے۔

لیکن مذہبی دنیا میں یہ سوال اس طرح بھی اٹھایا جاتا ہے کیونکہ مذہبی دنیا جو خدا کی نمائندہ ہوتی ہے اس کے لئے نہ رہنے کا کوئی سوال نہیں ہوا کرتا۔ ان کے سامنے صرف ایک ہی سوال ہے کہ ہم نے رہنا ہے، اور ہم نے رہنا ہے اور ہم نے رہنا ہے۔ اور اس راہ میں ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہم تیار ہیں۔ پس جماعت کی تاریخ میں بھی ایک ایسا ہی وقت ہے۔ اور جو آیت میں نے تلاوت کی ہے وقت کے عین مناسب حال ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ۔ اللہ کے مددگار بن جاؤ۔ آج مدد کا وقت ہے۔ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ عیسیٰ ابن مریم نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کہ کون ہے جو آج اللہ کی خاطر، اللہ کی جانب میری مدد کرنے والا ہے۔ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ۔ ان حواریوں نے یہ جواب

ہم ہیں اللہ کے انصار

فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ وہ ایمان لے آئے اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ان لوگوں کی مدد فرمائی جو ایمان لائے تھے اور ان لوگوں پر ان کو وارد کر دیا جنہوں نے انکار کیا تھا۔ یہ واقعہ جس کی طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا ہے ایک

حیرت انگیز واقعہ

ہے۔ جب ہم اس پہلو سے دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن سے حضرت مسیحؑ نے خدا کے نام پر خدا کی طرف، خدا کی جانب مدد مانگی تھی، ان کی اپنی حیثیت کیا تھی! گنتی کے چند درویش صفت لوگ تھے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ ایک عظیم مغربی مملکت میں جس کی حدیں مشرقِ وسطیٰ سے شروع ہوتی تھیں۔ اور مغرب تک چلی جاتی تھیں۔ اس میں وہ آباد تھے اور اپنے وطن، اپنے شہر میں بھی ان کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ اتنے مظلوم اور بے کس تھے کہ جب حضرت مسیحؑ کو صلیب پر لٹکایا گیا تو ان میں سے کوئی بھی کچھ نہیں کر سکا۔ یہ کیسی مدد تھی جو حضرت مسیحؑ نے ان سے مانگی تھی۔ اگر وہ مدد اس لائق نہیں تھی کہ اس کا ذکر کیا جاتا تو ناممکن ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے وہ واقعہ یاد دلایا جاتا اور یہ ارشاد فرمایا جاتا کہ تم بھی اسی طرح کہو کہ مجھے انصار کی ضرورت ہے جس طرح حضرت مسیحؑ میرے ایک مظلوم بندے نے کہا تھا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ کا مضمون کوئی دنیا کے مضمون سے مختلف ہے۔ یہاں فوجی اور جفاکش اور حملہ آور اور جنگجوؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں دنیا کے بڑے بڑے مالداروں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں دنیا کے بڑے بڑے طاقتور یا سیاستدانوں کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان میں ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے اس آواز پر لبیک کہا ہو۔ وہ کون لوگ تھے جن پر دنیا ہنستی تھی۔ جن کی کوئی شہری حیثیت باقی نہیں رکھی گئی تھی۔ جو چاہتا تھا ان کو زدوکوب کرتا، ان کو مارتا، ان کو گالیاں دیتا، ان کو گلیوں میں گھسیٹتا اور اس کے باوجود حضرت مسیحؑ یہ کہہ رہے ہیں کہ میرے لئے اللہ کی خاطر، اللہ کی جانب مددگار بن جاؤ۔

اگر اس واقعہ میں کوئی عظمت نہیں تھی، کوئی مخفی پیغام نہیں تھا تو ناممکن ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے انہی الفاظ میں مددگار طلب کرنے کی ہدایت کی جاتی۔ ایک تو یہ پہلو ہے جو تعجب انگیز ہے اور قابلِ غور۔ اور ایک اور پہلو یہ ہے۔ اللہ کو مددگاروں کی ضرورت ہے۔ مدد تو اللہ کی طرف سے آتی ہے، یہ کیا قصہ ہے کہ

چند مظلوم بندوں کو

چند مقبول بندوں کو خدا مدد کے لئے بلا رہا ہے۔ حالانکہ وہ آپ مدد کے بہت محتاج ہیں۔ جب اس پہلو پر ہم غور کرتے ہیں تو یہ سارا معمہ حل ہو جاتا ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ جب تک تم اپنے دل و جان سے خدا کی مدد کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک اللہ کی مدد تمہارے اوپر نازل نہیں ہوگی۔ اور خدا اعداد و شمار اور کمیّت اور کیفیت کی ہر مذہب سے مستغنی ہے۔ اس لئے یہ سوال نہیں ہوا کرتا کہ تم خدا کی مدد کے لئے کیا پیش کروگے۔ اللہ تعالیٰ صرف یہ تقاضا کرتا ہے کہ جو کچھ ہے پیش کردو۔ اور میرے پاس جو کچھ ہے میں اس کے جواب میں پیش کردوں گا۔ اس کے نتیجہ میں غلبہ نصیب ہوگا۔ اگر کوئی غریب ہے جس کے پاس چار آنے ہیں تو اللہ کی مدد کے لئے وہ چار آنے پیش کرے گا۔ اور خدا جو تمام خزانوں کا مالک ہے کیسے ممکن ہے کہ جب اس غریب کو مدد کی ضرورت پڑے تو اپنے ہمارے خزانے اس کے لئے کھول نہ دے۔

پس یہ مضمون ہے جو اِن آیات میں بیان فرمایا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کیا گیا کہ دیکھو میرے معاملہ میں کسی مایوسی کا کوئی سوال نہیں۔ سب سے کمزور نبی کی مثال میں نہیں دیتا ہوں۔ ایسا نبی جس کے مقابل پر کمزوری میں سارے عالم میں کوئی اور نبی نظر نہیں آئے گا۔ اس کے ماننے والے اتنے کمزور، بے بس اور نہتے تھے اور اس کے مقابل پر اتنی عظیم سلطنت تھی کہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی۔ اس قدر وہ بے حیثیت لوگ تھے۔ اور اتنا بے حیثیت واقعہ تھا کہ روم کی تاریخ سالہا سال بعد تک بھی اس واقعہ کا کوئی ذکر نہیں کرتی۔ یہ دل گھٹانے والا واقعہ نہیں، یہ دل بڑھانے والا واقعہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بیان فرمانا چاہتا ہے کہ جب انہوں نے میرے نام کی خاطر اپنے وہ بے کار وجود پیش کر دیئے اور میں نے قبول کیا۔ تو اے محمد عربیؐ! تم جو کائنات کا خلاصہ ہو تم جب سب کچھ میرے حضور پیش کروگے تو میں کیا کیا کچھ تمہارے لئے نہ کروں گا۔ یہ تھا وہ پیغام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا اور

یہی وہ پیغام ہے

جو آپؐ کی غلامی میں میں آج آپ کو دیتا ہوں۔ آج بھی جماعت کی تاریخ پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا وقت نہیں آیا۔ اِس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں آواز دیتا ہوں کہ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

اے خدا کے اس زمانے کے محبوب کے غلامو! میں تمہیں اللہ کے نام پر مدد کے لئے بلاتا ہوں۔ اپنا سب کچھ خدا کے حضور حاضر کردو۔ اور خدا کی قسم، خدا اپنی ساری کائنات آپ کی خدمت میں حاضر کردے گا۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو کہ اس تقدیر کو بدل سکے۔ یہ واقعہ ہے ایک ایسا جو لازماً ہو کے رہے گا۔ اور لازماً اس کے مقدر میں کامیابی ہے۔ اور کامیابی کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ ان مظلوم، بے کار بندوں پر ہم نے رحمت کی نظر کی جن کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ اور میرے حضور حاضر ہوئے کہ اے اللہ ہم حاضر ہیں تیری مدد کے لئے۔ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہم نے ان کی مدد کی۔ ہم تو اُن کی مدد کے محتاج نہیں تھے۔ کیسی تشریح خود فرمادی کہ جب خدا کے نام پر مدد مانگی جاتی ہے تو اسی طرح جس طرح بچے کو پیار کے ساتھ اس کی آزمائش کے لئے کسی طرف بلایا جاتا ہے۔ فرمایا ہم نے ان کی مدد کی اور اُن کے غالب دشمن پر اُن کو غالب کردیا۔

پس آج جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایسا ہی وقت ہے۔ لیکن اس مدد کو کیسے استعمال کیا جائے گا۔ اور کس طریق پر جماعت احمدیہ کی تمام قوت کو اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ کوئی آسان فیصلہ نہیں ہے۔ اور بہت ہی اہم اور بنیادی فیصلہ ہے اور میں رات دن اس پر غور بھی کر رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی بھی طلب کر رہا ہوں پہلی مدد میں آپ سے یہ مانگتا ہوں کہ بکثرت دعائیں کریں۔ اور اس معاملہ میں میری مدد کریں تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی واضح راہ نمائی کے ذریعہ ہمیں ایک ایسا کشادہ اور صاف اور کھلا ہوا رستہ دکھائے جو لازماً کامیابی کی طرف لے جانے والا ہو۔ نہ میں اپنی قربانی سے ڈرتا ہوں نہ میں جماعت کی قربانی سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عزم اور حوصلہ عطا فرمایا ہے جب وقت آئے گا اور میں سمجھوں گا کہ وقت آگیا ہے کہ کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کرنا ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے حکمت بھی عطا فرمائی ہے اور لازماً جہاد میں حکمت کی اوّل ضرورت پیش آیا کرتی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کی زندگی، جماعت احمدیہ کی جان و مال کا ایک ذرہ، ایک اونس بھی میں ضائع کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اگر خدا نے چاہا اور سب کچھ اس کی راہ میں جھونکنے کا وقت آیا اور یہی تقاضا ہوا حکمت کا، ایمان کا اور خلوص کا تو پھر ایک ذرہ بھی بچانے کے لئے میں تیار نہیں ہوں۔ پھر ہماری زندگی اُس جہان کی زندگی ہے پھر اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے اور کیا ہوگا۔ لیکن جو کچھ میں نے پڑھا ہے اور جو کچھ میں قرآن سے اخذ کرسکا ہوں اور جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے میں نے نتیجہ نکالا ہے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ناممکن ہے کہ آپ پر کوئی فتحیاب ہو سکے۔ آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے دلوں پر فتحیاب ہوں۔ اپنے کردار پر فتحیاب ہوں۔ اپنی نیتوں پر فتحیاب ہوں۔ اپنے اعمال پر فتحیاب ہوں۔ یہ فتح آپ نے کرنی ہے اللہ کی مدد سے اور پھر ساری دنیا کو آپ کا مفتوح ہمارے خدا نے بنانا ہے۔ یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل ہے۔ جو لکھی جا چکی ہے۔ زمین و آسمان کی حرکتیں بدل سکتی ہیں کائنات ریزہ ریزہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر نہیں بدل سکتی۔ نہیں بدل سکتی۔ نہیں بدل سکتی۔ اِس ایمان کے ساتھ آپ نے زندہ رہنا ہے اس ایمان کے ساتھ مرنا ہے۔ یہی سب سے بڑا قیمتی ہمارا سرمایہ ہے۔ جہاں تک

فوری فیصلوں کا تعلق ہے

چند باتیں ہیں، جماعت کے سامنے کھول کر بیان کرنی چاہتا ہوں۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مَنْ اَنْصَارِیْ کا اعلان فرمایا تھا اس سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کسی حالت میں بھی کسی قیمت میں ہیں اپنے دفاع کا حق استعمال نہیں کرنا۔ یہ بالکل غلط نتیجہ ہے۔ قرآن کے اس مضمون کے واضح منافی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا حوصلہ بڑھانے کی خاطر دی گئی ہے۔ اب یہ حکم مسیح ناصری کا حکم نہیں رہا، اب یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ اور آپؐ کو یہ فرمایا گیا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ۔ آپؐ کی زبان سے یہ فرمایا گیا ہے اس لئے اب یہ مضمون بدل چکا ہے۔ اب اس پر سنّتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ چڑھ چکا ہے۔ اور ہمارے لئے سوائے قرآن کے اور کوئی مشعلِ راہ نہیں ہے قرآن کریم وقت کی حکومت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ اور واضح حکم دیتا ہے۔ اور اسی حکم کی تعمیل میں ہم غدار کہلائے۔ دنیا جہان کے ایجنٹ بنائے گئے۔ لیکن ہم سر مو بھی اپنی راہ سے نہیں ہٹے۔ اور قرآن کی اطاعت کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے رکھا۔

قرآن کریم فرماتا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ دیکھو اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور جو بھی حاکمِ وقت ہے اس کی اطاعت کرو۔ چنانچہ ہم نے اس حکم سے کبھی بھی جماعت کی تاریخ میں ایک بھی واقعہ ایسا کہ اس حکم سے سرمو فرق کیا۔ لیکن یہ آیت یہاں ختم نہیں ہو جاتی، آگے چلتی ہے۔ اور یہ مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرنے کی خاطر ایک اور منزل میں داخل ہو جاتا ہے۔ فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ اگر مذہبی معاملہ میں تنازعہ ہو جائے تو فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ پھر تم نے اُولو الامر کی طرف دیکھنا بھی نہیں۔ پھر صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے تابع رہ کر فیصلے کرنے ہیں۔ کس طرح اُولو الامر کو نکال کر اِس مضمون سے باہر کر دیا۔ دنیاوی معاملات میں جہاں تک اُولو الامر اپنے دائرہ اختیار میں رہتا ہے اور اُن سے تجاوز نہیں کرتا اور خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات میں دخل اندازی نہیں کرتا، لازماً ہم اس کی اطاعت کریں گے اور جہاں تک وہ دخل اندازی کرے گا اور قرآن اور رسولؐ سے ہمیں الگ کرنے کی کوشش کرے گا، لازماً ہم اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ خواہ اس کے لئے جانیں دینی پڑیں کوئی پرواہ نہیں۔

جتنے سر کٹتے ہیں کٹیں گے

لیکن قرآن اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت کو کوئی دنیا کی طاقت جدا نہیں کر سکتی۔ اور میں یہ بھی آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر کسی کو یہ وہم ہو کہ جماعت احمدیہ کو مٹا سکتا ہے تو یہ وہم اس کو دل سے مٹا دینا چاہیئے۔ بڑے بڑے دعویدار آئے ہیں۔ اُن کے نشان خدا نے مٹا دیئے ہیں۔ پارہ پارہ کر دیا ہے اُن کی طاقت تو ہم نے جب سب کچھ خدا کے حضور پیش کیا تو ہماری تو کوئی طاقت نہیں، میں تو

[illegible] ہوں کہ ہم ان سے بھی کم مجبور لوگ ہیں جو مسیح کے حضور سب کچھ پیش کرنے والے چند انصاری تھے۔ ہم تو اتنے عاجز بندے ہیں کہ ہمیں اس کا کوئی شوق نہیں کہ ہمیں بڑی بڑی طاقتوں کے مقابلے پر آزمایا جائے۔ ہم تو خود عاجز ہیں اور اقراری ہیں اپنی کمزوریوں کے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اے اللہ ہم میں وہ طاقت بھی نہیں ہے جو مسیح کے حواریوں میں تھی۔ مگر جب انہوں نے سب کچھ پیش کر دیا اور تو نے انہیں غالب کر کے دکھایا تو آج بھی ہم سے ویسا ہی فضل فرما۔ بلکہ اس سے بڑھ کر فضل فرما کہ یہاں ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اس لئے صبر کا یہ معنی لینا کہ قرآن کی حدود سے باہر نکل کر عیسائی تصور میں صبر کرنا بالکل غلط ہے۔

یہ میں خوب کھول کر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ صبر کا مفہوم انہیں پیمانوں سے طے ہوگا جو قرآن بیان فرما رہا ہے۔ اور جو سنت ہمیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرما رہی ہے۔ اُن کے دائرے کے اندر طے ہوگا اور جہاں خدا صبر کی تعریف میں یہ بات ظاہر کر دے گا کہ تم نے دفاع کرنا ہے اور اس کے نتیجے میں جو کچھ ہوتا ہے اس پر صبر کرو تو صبر کا یہ مفہوم ہوگا کہ تم نے دفاع کرنا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں جو کچھ گزرتی ہے تمہیں برداشت کرنا پڑے گا۔ مثلاً ابھی کل ہی یہ حیرت انگیز ظالمانہ بات معلوم ہوئی کہ ربوہ میں حکومت کے کارندوں نے یہ حکم دیا جماعت کو کہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جہاں جہاں تم نے اپنی مسجدوں پر اور دیواروں پر لکھا ہے اُسے مٹا دو۔ الحمدللہ کہ خدا نے اُن کو صحیح فیصلہ کی توفیق بخشی، انہوں نے کہا ناممکن ہے

جماعت احمدیہ اپنے ہاتھ سے کلمہ کو نہیں مٹائے گی

تم نے جو کچھ کرنا ہے بے شک کرو۔ چنانچہ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے ان کو فوراً فون کروایا کہ بالکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے کوئی احمدی کلمہ توحید کو نہیں مٹائے گا۔ اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے اس کا سر قلم ہو سکتا ہے لیکن اپنے ہاتھ سے وہ کلمہ توحید کو مٹا دے یہ ناممکن ہے۔ ہمارے اختیار کی بات نہیں۔ تو اسی طرح مذہب کی مبادیات ہیں۔ وہاں پہنچ کر آپ یہ خوف دل سے دور کر دیں کہ گویا نعوذ باللہ آپ باغی شمار ہوں گے۔ باغی آپ تب شمار ہوں گے جب خدا اور اس کے رسولؐ کے مقابل پر کسی دنیا دار کی بات مانیں گے۔ جب دنیا دار کے احکام کے مقابل پر خدا اور رسولؐ کی بات مانیں گے جب تک رہی ہوگی بات، پھر آپ باغی نہیں شمار ہوں گے۔ وہ باغی شمار ہوں گے خدا کے جنہوں نے کوشش کی کہ اپنے حکم کو خدا اور اس کے رسولؐ پر فوقیت دی۔ اس لئے یہ بھی میں خوب اچھی طرح کھول دیتا ہوں تاکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی ہیں وہ اس کو خوب سمجھ لیں۔

صرف ایک ملک کا سوال نہیں

ہمارے مقدر میں تو بڑی بڑی قربانیاں ہیں۔ ملک ملک ہم نے اپنے خون سے رنگین کرنے ہیں۔ ملک ملک میں ہماری قربانیوں نے روحانی انقلاب برپا کرنے ہیں۔ اس لئے میرا مخاطب تمام جہان کا انسان ہے اور مَنْ اَنْصَارِیْۤ کی آواز بھی تمام جہان کے احمدیوں کے لئے ہے۔ اس لئے جب آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ ساری جماعت اس پر لبیک کہتی ہے۔ تو اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ہر احمدی مجھے اب لکھ کر بھیجے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کروڑ خط میں کیسے سنبھال سکتا ہوں۔ اور ایک کروڑ خطوں کا مطالعہ کرنا ان کو فائلیں کرنا اتنا بڑا کام ہے کہ آج کل کے زمانہ میں مجھے تو ملاقاتوں کی بھی فرصت نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ کسی پہلو سے بھی قربانی کے کسی میدان میں بھی تردد محسوس کرتا ہے تو وہ مجھے لکھ کر بھیج دے میں اُسے جماعت سے خارج نہیں کروں گا اسے کمزور احمدی کے طور پر جماعت میں رہنے دوں گا۔ لیکن یہ کھلی چھٹی ہے سب کے لئے۔ صرف انہیں کی فہرست بنے گی جو دل کی کمزوری یا حالات کی مجبوری کی وجہ سے دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ ہم قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے۔ اور جو ایسا نہیں کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ کے انصار میں شمار کئے جائیں گے۔ اور دعائیں کریں۔ میں بھی دعائیں کر رہا ہوں۔ راتوں کو بھی دعائیں کریں اور دنوں کو بھی دعائیں کریں۔ گریہ وزاری سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قدموں کو بھگوتے رہیں اور یقین رکھیں کہ آپ سے بہت کم قربانیاں لے کر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مند کرے گا کیونکہ آپ کے اوپر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہے جو ہر دوسرے نبی کے سائے سے بڑا اور افضل اور زیادہ ٹھنڈا اور زیادہ رحمت ہے۔ اس لئے ہرگز ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دلوں میں کوئی شک، کوئی غیر یقینی حالت پیدا نہیں ہونے دینی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہو۔ ہمیں صحیح فیصلوں کی توفیق بخشے اور بہت جلد اپنے وعدوں کو پورا ہوتے دکھائے۔ اور ہماری آنکھوں اور ہمارے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔

پاکستان کے احمدیوں کی حالت ناقابلِ برداشت ہے۔ اس قدر دُکھ کی حالت ہے کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بڑے بڑے دُکھ انہوں نے دیکھے بڑی بڑی قربانیاں دیں۔

باپوں کے سامنے بیٹے ذبح ہوئے

اس میں کوئی فرضی بات نہیں حقیقت ہے۔ بیٹوں کے سامنے باپوں کو ذبح کیا گیا۔ گھر لُٹ گئے۔ ساری عمر کی جائیدادیں لُٹ گئیں۔ لیکن ان کے چہروں کی مسکراہٹ یہ دُکھ نہیں چھین سکے تھے۔ لیکن خدا کی قسم آج ان کے چہرے کی مسکراہٹ چھن گئی۔ کیونکہ اُن کو خدا کا نام بلند کرنے سے روکا گیا۔ آج وہ اس طرح تڑپ رہے ہیں جس طرح بکرے ذبح کئے جاتے ہیں، جس طرح قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اتنا دکھ، اتنا گہرا دکھ کہ وہ انتظار میں ہیں کہ کب میں ان کو زندگیاں پیش کرنے کا حکم دوں اور وہ اس ابتلاء سے نکل جائیں۔ اس حالت میں وہ دعاؤں کے شدید محتاج ہیں۔ کچھ ان کے لئے اپنے دلوں میں تڑپیں اور خدا کی قسم اصل میدان جو ہم نے جیتنا ہے دعاؤں کا ہی میدان ہے۔ دعاؤں کے مقابل پر دنیا کی کوئی طاقت نہیں جیتا کرتی۔ خدا کے فضل حیرت انگیز معجزے دکھایا کرتے ہیں۔ خدا خود ظاہر ہوجایا کرتا ہے آسمان سے خود اُترا کرتا ہے، ان بندوں کے لئے۔ اس لئے آخری اور سب سے اہم یہ پیغام ہے کہ اپنے بھائیوں کے لئے بالخصوص جو پاکستان میں بے انتہا مظلومیت کی حالت میں اپنے دن گزار رہے ہیں

کثرت سے دعائیں کریں

کثرت سے دعائیں، اُن کے لئے تڑپیں تاکہ اللہ کی رحمت جلد وہ اپنی آنکھوں کے سامنے نازل ہوتا دیکھیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:—

ابھی نماز کے بعد ایک شہیدِ احمدیت کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا۔ جو ہمارے سکھر کے امیر تھے[1]۔ ۷۵ سال کی ان کی عمر تھی۔ اور موتیے کی وجہ سے وہ ایک دو گز سے زیادہ دیکھ بھی نہیں سکتے تھے۔ جس رات اُن ظالموں نے آکر مسجد کا لفظ مٹایا ہے اس رات بہت دیر تک وہ بیٹھے رہے۔ جب سب نمازی چلے گئے وہیں خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے اور جب واپس گئے تو بھرے بازار میں چار پانچ آدمیوں نے چاقو مار مار کے، جن میں سے ہر ایک نے حصہ لیا اور

اُن کو وہیں شہید کر دیا۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا دعا کی تھی۔ شاید یہی دعا قبول ہوئی ہو۔ مگر بہرحال وہ نعرے لگاتے رہے اللہ تعالیٰ کی تکبیر بلند کرتے رہے کہ خدا نے ہمیں اس ظلم کی توفیق بخشی۔ اُن کا جنازہ ہوگا سب سے اوّل اور سب سے اہم۔ اس کے بعد چوہدری علی قاسم انصر صاحب ہمارے نائب امیر بنگلہ دیش کے، وہ بڑے مخلص اور فدائی اور سلسلہ کے کارکن تھے۔ اچانک ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وفات پاگئے ہیں۔ ایک ہمارے نوجوان انگلستان کی جماعت کے، وہ بھی اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پاگئے ہیں ابرار احمد صاحب قریشی۔ ان تینوں کا جنازہ ہوگا، نمازِ جمعہ کے معاً بعد"

---

[1] سکھر میں شہید ہونے والے احمدی مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب تھے۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ تم آپس میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی بکثرت اشاعت کرو!

محتاجِ دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

احبابِ جماعت احمدیہ کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو تازہ اہم پیغامات

وطن کی محبت میں اپنی سنہری اور درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں اور اپنی قربانیوں سے ثابت کر دکھائیں کہ آپ صفِ اوّل کے محبانِ وطن ہیں

میرا تاکیدی حکم ہے کہ کسی حالت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں

دنیا کے لوگوں سے ہمیں کوئی امید نہیں ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اٹھتی ہیں اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ و زاری کا شور بلند ہو رہا ہے!

خدا کی قسم وہ دن دور نہیں کہ جب رحمتِ باری خود ہم پر جھکے گی اور قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگائے گی اور اپنے پیار کی گود میں بٹھائے گی

میں نے اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے احبابِ جماعت ربوہ اور پاکستان سے چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول ہونے والے دو تازہ اہم پیغامات ذیل میں افادۂ احباب کی خاطر نقل کئے جا رہے ہیں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے مورخہ یکم مئی ۱۹۸۴ء اور مورخہ ۴ مئی ۱۹۸۴ء کو احبابِ جماعت کے نام ارسال فرمائے۔

(۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میرے نہایت پیارے احبابِ جماعت احمدیہ!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

آپ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت کے سائے تلے رہیں اور ہر آن اس کی نصرت اور قربت اور پیار کے جلوے دیکھیں۔ وہ آپ کے ہر خوف کو امن میں بدل دے اور ہر بے چینی کو سکینت اور طمانیت میں تبدیل فرما دے۔ ہر حال میں آپ اُس سے راضی رہیں۔ اور اُس کی رضا کی راہوں سے باہر قدم نہ رکھیں۔ اور اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اُس کی رضا آپ کو حاصل رہے۔ اور پیار کی نگاہیں آپ پر پڑیں۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں خالصتاً اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے میں نے یہ سفر اختیار کیا ہے۔ اور احبابِ جماعت ربوہ اور احبابِ جماعت پاکستان سے یہ عارضی چند ماہ کی جدائی قبول کی ہے۔ میرا دل آپ کی جدائی سے سخت بے قرار ہے۔ اور آنکھیں اُس دن کی راہ دیکھ رہی ہیں جب میری نظریں آپ کو دیکھ کر ایک ناقابلِ بیان روحانی لذت پائیں گی۔ لیکن عارضی جدائیاں کوئی نئی بات نہیں اور کوئی پہلا تجربہ نہیں۔ گزشتہ دو سالوں میں میرا یہی دستور رہا ہے کہ اللہ کی رضا کے ماتحت دیگر عالمی جماعتوں سے ملاقات اور اُن کی تعلیم و تربیت کی غرض سے اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اور تمام جماعت کی بہبود کے لئے ایسے عارضی سفر اختیار کرتا رہا ہوں۔ اور آئندہ بھی جب تک اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتا رہے گا ایسا ہی کرتا رہوں گا۔

یاد رکھیں کہ الٰہی جماعتیں جو اللہ کے ذکر کے ساتھ زندہ رہتی ہیں کسی حال میں بھی اپنے فرائض کی سرانجام دہی سے غافل نہیں رہتیں۔ روشنی ہو یا اندھیرا، ہر حال میں وہ آگے بڑھتی ہیں۔ اور گرجتے ہوئے بادلوں کی ظلمات اور رعد اور برق اُن کے قدم روک نہیں سکتیں۔ لہٰذا موجودہ سنگین اور مخدوش حالات کے باوجود میں نے اس سفر کو منسوخ نہیں کیا۔ جو کئی ماہ پہلے سے تبشیر کی طرف سے تجویز کیا جا چکا تھا۔ نہ صرف یہ کہ میں نے اسے منسوخ نہیں کیا بلکہ اس کے دائرہ میں کچھ اضافہ کرنا بھی ضروری سمجھا اور بعض نئے ممالک کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے۔ میں آپ کے لئے مجسم دعا ہوں۔ آپ بھی اس سفر کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے بکثرت دعائیں کریں۔

● اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ۔
ترجمہ:۔ میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔
● رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔
ترجمہ:۔ اے میرے ربّ اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

ان نازک ایام میں میری آپ کو نصیحت بلکہ تاکیدی حکم یہ ہے کہ کسی حالت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اور قرآن کریم کی غلامی اور حضرت اقدس سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے بہر حال چمٹے رہنا

ہے۔ اس طریق سے حق بات کی نصیحت کرتے رہیں۔ صبر پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں۔ مظلومیت ایک عظیم اور ناقابلِ تسخیر طاقت ہے۔ کسی قیمت پر اسے ظالمیت میں تبدیل نہیں کرنا۔ کسی کی طرف سے کوئی زیادتی آپ کو جواباً زیادتی پر آمادہ نہ کرے۔ آپ اس بات پر امین بنائے گئے ہیں کہ امن کو قائم رکھیں۔ آپ کی طرف سے شر نہیں بلکہ ہمیشہ خیر دوسروں کو پہنچے اور فساد پھیلانے والے نہ ہوں بلکہ سلامتی کے شہزادے بنیں۔

عالم الغیب خدا آپ کے ظاہری دکھوں سے بھی واقف ہے اور سینوں میں مخفی سسکتے اور بلکتے ہوئے غموں پر بھی اس کی نظر ہے۔ خدا کے حضور بہنے والے آنسوؤں میں بہا کر اپنے ان غموں کا بوجھ ہلکا کریں۔ اور دردناک دعاؤں کے ذریعہ اپنے دلوں کے بخارات نکالیں۔ اللہ پر توکل رکھیں۔ اور اس سے بے وفائی نہ کریں۔ پہلے کب اس نے آپ کو تنہا چھوڑا ہے جو آج چھوڑ دے گا۔

پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور حرزِ جان بنائیں کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جزو ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں۔ اور قائدِ اعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بلایا آپ نے پورے خلوص کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہا۔ جب بھی وطنِ عزیز کو کوئی خطرہ پیش آیا آپ صفِ اول کی قربانیاں کرنے والوں میں شامل رہے۔ تاریخ پاکستان میں دوسرے محبانِ وطن کے دوش بدوش آپ کے نام بھی اَنمٹ سنہری حروف میں کندہ رہیں گے۔ یاد رکھیں آپ نے اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ صفِ اول کے شہری کی یہی حقیقی تعریف ہے۔ بلاشبہ وہی صفِ اول کا شہری ہوتا ہے جو ابتلاؤں اور خطرات اور قربانیوں کے میدان میں صفِ اول کا محبِ وطن ثابت ہو۔ اگر آپ اپنے اس امتیاز کی حفاظت کریں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو صفِ دوم یا صفِ سوم یا صفِ چہارم کا شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کے حقوق کے استحصال سے آپ کبھی صفِ اول کا شہری نہیں بن سکتے۔ ہاں اہلِ وطن کی خاطر اپنے حقوق کی قربانی سے آپ بلاشبہ ہمیشہ صفِ اول کے شہریوں میں اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں گے۔

آخر پر میں اس مختصر پیغام کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مقدس الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتی ابد الآباد تک آپ پر نازل ہوتی رہیں:—

”میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریمؑ کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو۔ اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں۔ بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو۔ تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ دکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمدردِ نوعِ انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔ کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں۔ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے، یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے۔ اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر بکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔

یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ نفس نجات پاگیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا...... دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں۔ اور درد مندوں کے ہمدرد بنیں۔ زمین پر صلح پھیلائیں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے گا۔ اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا...... اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصّوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا۔ اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جاتا ہے تو دُور دُور تک اُس کی روشنی پھیل جاتی ہے۔ یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا۔"

وَالسَّلَام

خاکسار مرزا طاہر احمد

۱-۵-۱۳۶۳ / ۱۹۸۴

---

(۲)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میرے پیارے احمدی بھائیو، بہنو اور بچّو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ہر چند کہ یہ جُدائی عارضی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد سفر کے کامیاب اختتام پر پھر ملیں گے۔ لیکن جن حالات میں ربوہ اور پاکستان کی دوسری جماعتوں کو نمازوں میں روتے اور بلکتے ہوئے مُرغِ بسمل کی طرح تڑپتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں، اُس کی یاد نے دِل پر غم کا ایسا گہرا سایہ ڈالے رکھا ہے کہ رُوح کی گہرائیوں تک یہ غم اُتر چکا ہے۔ اور وجود کے ذرّے ذرّے میں اس کی تپش محسوس کرتا ہوں۔

خُدا کی راہ میں دُکھ اُٹھانا ہمارا مقدّر ہے۔ ہم نے بڑے صبر اور حوصلے کے ساتھ اپنے مکانوں کو جلتے ہوئے اور عمر بھر کے اثاثوں کو لُٹتے ہوئے دیکھا۔ محض اس جُرم کی سزا میں کہ خدا کی طرف سے آنے والے ایک مُنادی کی آواز پر ہم ایمان لے آئے۔ بارہا ہمارے بوڑھوں اور ہمارے بچّوں اور ہمارے جوانوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے ذبح کیا گیا، لیکن ہم نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور مقتول اپنی سوکھی ہوئی زبانوں سے قاتلوں کو دُعائیں دیتے ہوئے اِس

دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ بلاشبہ وہ حیاتِ ابدیّہ کا جام پی کر زندہ ہوئے اور آج بھی زندہ ہیں۔ لیکن بے بصیرت آنکھیں اس کا شعور نہیں رکھتیں۔ ہاں مگر اُن کے وہ غم بھی تو زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے جو وہ پیچھے چھوڑ گئے اور احمدیوں کے سینوں میں چراغوں کی طرح جل رہے ہیں۔ ہم ان چراغوں سے روشنی پاتے ہیں اور یہ ہمیں ہدایت کی راہ دکھاتے ہیں۔ مگر ہمارے صبر کے دامن کو یہ جلا نہیں سکے۔

خدا جانے کس نام پر کس کی رضا کی خاطر غریب کھوکھے والوں کے کھوکھوں کو نذرِ آتش کرایا گیا اور تماش بین اپنی فتح وظفر کا یہ نظارہ دیکھ کر تالیاں بجاتے اور قہقہے لگاتے رہے۔ وہ جو صبح سے شام تک کبھی تو سخت سردی اور کبھی چلچلاتی دھوپ میں تہہ بازاری کے ذریعہ یا ریڑھیاں لگا کر اپنے اور اپنے بیوی بچّوں کی معیشت کا غریبانہ سامان کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات اس حال میں گھر لوٹے کہ اُن کے سودے لُٹ چکے تھے۔ اور اُن کی معیشت کی بساط لپیٹ دی گئی تھی۔ اور اُن کی ریڑھیوں کے ٹکڑے ہر طرف بازاروں میں بکھرے پڑے تھے۔ وہ کون اور کس کا خدا تھا جو اِن نظاروں کو دیکھ کر بہت مطمئن اور بہت خوش تھا۔ گویا اس نے تخلیقِ آدم کا مقصد پالیا۔ وہ کس خدا کا عرش تھا، جو اِن کیف آور نظاروں سے جھوم اُٹھا ہوگا۔ میں نہیں جانتا۔ میں کسی ایسے خدا کو نہیں جانتا۔ ہاں، مگر میں یہ جانتا ہوں اور خدائے عزّوجلّ کی عزّت کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃٌ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم کا خدا نہیں تھا۔

یہ سب کچھ ہوا اور ہوتا آیا ہے۔ لیکن کوئی آگ غریب کھوکھے والوں کے ایمان کو جلا نہیں سکی۔ اور کوئی ٹھوکر اور کوئی ضرب ریڑھے والوں کے دین کے ٹکڑے نہ کر سکی۔ تہی دست بنانے والے عاجز آگئے، اور کسی کو تہی از ایمان نہ کر سکے۔

دُنیا جن سے ناراض تھی، اُن سے خدا راضی ہُوا۔ اہلِ دُنیا نے جن کو بے بس اور بے کس اور مُفلس اور قلاش بنا کر چھوڑ دیا، خدا نے اُنہیں نہیں چھوڑا۔ اور بے بس اور بے کس اور مُفلس اور قلاش نہیں رہنے دیا۔ پہلے سے بہت بڑھ کر رزق کی راہیں اُن پر کشادہ کی گئیں۔ خدا اُن سے اور وہ خدا سے بہت راضی ہوئے۔ لیکن اُن کے ایمان کا معجزہ یہ نہیں کہ جب خدا نے پہلے سے بہت بڑھ کر اُن کو عطا کیا، تب وہ خدا سے راضی ہوئے۔ بلکہ اُن کے ایمان کا معجزہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب اُن کی تجارتوں کو تباہ کیا جا رہا تھا۔ وہ اُس وقت بھی خدا سے راضی تھے جب وہ اپنے اثاثوں کو جلتا ہُوا دیکھ رہے تھے۔ وہ اپنے لُٹے اور اُجڑے ہوئے گھروں میں خدا سے راضی تھے۔ اور اُن ہولناک دنوں اور دردناک راتوں میں بھی خدا سے راضی تھے اور راضی رہے، جب بھوک، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُن کو بہت ڈراتی اور ستاتی اور تڑپاتی تھی۔ وہ مُسکراتے ہوئے چہروں سے ان گھروں سے نکلتے اور ظلم کی گلیوں میں سر اُٹھا کر چلتے رہے۔

ہر چند کہ بازاروں اور گلیوں میں چلنے والوں پر آوازے کسے گئے۔ اور اُنھیں کافر و ملحد و دجّال کہا گیا۔ ہر اسلام دُشمن طاقت کا ایجنٹ بتایا گیا۔ کبھی وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا کہلائے تو کبھی یہود اور امریکہ کا آلۂ کار۔ اور ابھی سانس میں ستم ظریفوں نے خدا کی قسمیں کھا کر یہ بھی اعلان کیا کہ سُرخ رُوس کے مقرّر کردہ تخریب کار بھی تو یہی ہیں۔

یہ سب مظالم بڑے حوصلے اور تحمّل کے ساتھ ہم برداشت کرتے رہے۔ اور ظلم کی کوئی تحریک ہماری مُسکراہٹوں کو ہم سے چھین نہ سکی۔ مگر اَب؟ اَب میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں۔

اب جبکہ خُدا کا نام بلند کرنے سے ہمیں جبرًا روک دیا گیا اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی صداقت کی گواہی کا اعلان

کرنے سے ہمیں باز رہنے کا حکم دیا گیا۔ اب جبکہ خدا کے وہ گھر جہاں سے پانچ وقت ایمان اور خلوص میں ڈوبی ہوئی پُر سوز و گداز اذان کی آوازیں بلند ہُوا کرتی تھیں خاموش ہیں، تو یہ وہ صدمہ ہے جو ہماری برداشت سے باہر ہُوا جاتا ہے۔ اور سینوں میں غم کی ایک آگ سی بھڑک اُٹھی ہے۔ جسے کوئی بَرْدًا وَّ سَلٰمًا کی ایمانی آواز کے سوا اب کوئی طاقت بُجھا نہیں سکتی۔ نصرتِ الٰہی کی تقدیر کے سوا اب یہ آگ نہ بُجھ سکتی ہے نہ ہم اُسے بُجھنے دیں گے۔ اب تو اس کے شعلے آسمان سے باتیں کریں گے اور آسمان ہی سے وہ فضل کا پانی اُترے گا جو اسے ٹھنڈا کرے گا۔

زمینی لوگوں سے ہمیں کوئی اُمید نہیں۔ ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اُٹھتی ہیں۔ اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ و زاری کا شور بلند ہو رہا ہے۔ یہ شور تو اب دبنے کا نہیں۔ بلکہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔ سجدہ گاہوں میں بہنے والے ہمارے آنسو تو اب رُکنے کے نہیں۔ اب تو انہیں بہنا ہے اور بہتے چلے جانا ہے۔ ہماری آنکھیں تو اب سے ہمیشہ رحمتِ باری کے قدموں پر جھُکی ہی رہیں گی۔ اور اُن سے ٹپکنے والے غم ان قدموں کو ہمیشہ تر رکھیں گے۔

ایسا ہی ہوگا اور ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ دن آئے گا اور خدا کی قسم وہ دن دُور نہیں کہ جب رحمتِ باری خود ہم پر جھُکے گی۔ اور قدموں سے اُٹھا کر اپنے سینے سے لگائے گی۔ اور اپنے پیار کی گود میں بٹھائے گی۔ اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی محبت کی بانہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی۔ اور اس کی اُلفت کی ہوا اِٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی۔ وہ ہماری سسکتی دُکھتی ہوئی رُوحوں کو سہلائے گی۔ اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سُلجھائے گی۔ اور اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سُنائی دیں گی۔

اُس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سُنائی دیں گی کہ اے میرے بندو! میرے در کے فقیرو! میری خاطر تم بہت روئے۔ اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کر لو۔ دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب نہیں رونا۔ دیکھو۔ میں تمہیں کہتا ہوں۔ میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اُداس ہو گئے اور مسکراہٹیں لُٹ گئیں۔ لیکن ذرا نگاہیں تو اُٹھاؤ اور دیکھو کہ میں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اُٹھو۔ میرا پیار تمہیں گُدگدائے گا۔ اور تمہیں مسکرانا ہوگا، میری خاطر! میرے بندو! میرے در کے فقیرو! میری خاطر!

غموں کے دن بیت گئے۔ اور خوشیوں کا زمانہ آگیا۔ اُٹھو اور آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ۔ اور میری محبت کے شادیانے بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اُٹھاؤ۔ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا۔ اور ہر دُکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا۔

ایسا ہوگا اور ضرور ایسا ہی ہوگا۔ میرا ایمان غیر متزلزل ہے۔ اور میرے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہیں۔ میرے بھائیو! میرے دل و جان سے زیادہ پیارے بھائیو جو میرے ساتھ اخوت کی ایک اٹوٹ آسمانی لڑی میں پروئے گئے ہو میں جانتا ہوں کہ تم بھی تقویتِ ایمان اور ثباتِ قدم کے ایک بلند مقام پر فائز کئے گئے ہو۔ یقین رکھو کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر

ابھی آزمائش کے چند دن باقی ہیں۔ اس لئے راتوں کو اُٹھ کر بہت رویا کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ روتا رہوں گا۔ اپنی صُبحوں کو بھی آنسوؤں سے بھگوئے رکھو اور شاموں کو بھی۔ اور اپنے ربّ سے یہ عرض کرتے رہو کہ

جلد آ پیارے ساقی، اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی، حرص و ہوا یہی ہے
اس دیں کی شان و شوکت یاربّ مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دیں مٹا دے، میری دعا یہی ہے

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کی طرف سے مجھے کوئی دُکھ نہ دکھائے۔ وہ تو خوب جانتا ہے کہ آپ کے لئے میری برداشت کا آبگینہ بہت نازک ہے۔

والسّلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

۵-۴ ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء

اِن لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے

کلام سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

دُنیا میں یہ کیا فتنہ اُٹھا ہے مرے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے
یہ مُنہ ہیں کہ آہنگروں کی دھونکنیاں ہیں
دِل سینوں میں ہیں یا کہ سپیروں کے پٹارے
راتیں تو ہُوا کرتی ہیں راتیں ہی ہمیشہ
پر ہم کو نظر آتے ہیں اب دن کو بھی تارے
ہے اَمن کا دارو غم بتایا جنہیں تُو نے
خود کر رہے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اشارے
اِسلام کے شیدائی ہیں خونریزی پہ مائل
ہاتھوں میں جو خنجر ہیں تو پہلو میں کٹارے
سچ بیٹھا ہے اِک کونہ میں مُنہ اپنا چھُپا کر
اور جھُوٹ کے اُڑتے ہیں فضاؤں میں غبارے
ظُلم و ستم و جَور بڑھے جاتے ہیں حد سے
اِن لوگوں کو اب تُو ہی سنوارے تو سنوارے
طوفان کے بعد اُٹھتے چلے آتے ہیں طوفاں
لگنے نہیں آتی ہے مری کشتی کنارے

گر زندگی دینی ہے تو دے ہاتھ سے اپنے
کیا جینا ہے یہ جیتے ہیں غیروں کے سہارے

دوسری اور آخری قسط

ہمارا شفیق روحانی باپ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح

از محترم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی

جلسہ سالانہ کے بعد ۳۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کی صبح کو نو بجے چناب ایکسپریس کے ذریعے مجھے اپنی فیملی کے بعض ممبروں کو ربوہ سٹیشن سے کراچی روانہ کرانا تھا اور خود بذریعہ کار کراچی جانا تھا۔ میں ٹرین کے اندر سوار ہو کر سامان وغیرہ رکھوا رہا تھا کہ گاڑی چل پڑی اور میں گاڑی سے نیچے اُترتے پلیٹ فارم سے پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گاڑی کے نیچے گر گیا۔ میں نیچے لائن اور پلیٹ فارم کی درمیانی جگہ میں گرا پڑا تھا اور گاڑی اُوپر سے گذر رہی تھی۔ اور اُس وقت میرا بایاں پاؤں شدید زخمی ہو گیا۔ گاڑی ٹھہرالی گئی اور مجھے نیچے سے نکال کر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں لے جایا گیا۔ اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح مبلّغین کی ایک میٹنگ میں مصروف تھے اور جلسہ سالانہ کی بے حد مصروفیات جاری تھیں لیکن حضور رح کو جب میرے ایکسڈنٹ کی خبر ملی تو میٹنگ اور مصروفیات کو چھوڑ کر از راہِ شفقت میری عیادت کے لئے فضل عمر ہسپتال تشریف لے آئے۔ اور ہسپتال کے جس کمرہ میں مجھے سٹریچر پر لٹایا ہوا تھا۔ میرے قریب تشریف لا کر حال دریافت فرمایا اور تسلّی دی۔ اُس وقت ہسپتال کے باہر میری اہلیہ صاحبہ میرے بھائی اور میرے بچے اور رشتہ دار جمع تھے سب کو تسلّی تشفی دی۔ مجھے فرمایا کہ آپ فکر نہ کریں آپ تو خدا کے کام کے لئے آئے تھے۔ خدا آپ کو صحت دے گا۔ اور آپ پھر اپنے پاؤں سے چل کر ربوہ آئیں گے۔ اور اُس وقت حضور رح نے حاضرین سمیت ہاتھ اُٹھا کر میرے لئے دُعا فرمائی۔ اور واپس تشریف لے گئے۔

یہ حضور رح کی خدا تعالےٰ سے دُعا اور اس کے فضل و کرم کا ہی نتیجہ تھا کہ مجھے دوبارہ زندگی ملی۔ اور تا دمِ تحریر دیکھا اُس واقعہ کو تقریباً ساڑھے تیرہ سال گذر چکے ہیں۔ میں زندہ سلامت ہوں اور اُس واقعہ کے بعد اللہ تعالےٰ کے فضل سے سات آٹھ مرتبہ جلسہ سالانہ ربوہ۔ ایک مرتبہ قادیان۔ دو مرتبہ لندن جا چکا ہوں۔ جس کے دوران سپین کی مسجد بشارت کی بابرکت رسمِ افتتاح میں شمولیت کی بھی توفیق ملی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ میرے آقا رح کی دُعا کا ہی نتیجہ ہے جو ایکسیڈنٹ کے موقعہ پر آپ نے اپنے ایک عاجز غلام کے لئے دردِ دل سے کی۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ و مثواہ فی اعلیٰ علّیین۔

حضور رح جب کراچی تشریف فرما ہوتے تو میری اہلیہ ناصرہ بیگم حضور رح کی رہائش گاہ پر لجنہ اماء اللہ کے نظام کے ماتحت ڈیوٹی دیا کرتیں۔ حضور رح اُن سے نہایت شفقت سے اور روحانی باپ ہونے کی حیثیت میں پیار و محبت سے خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے کراچی قیام کے دوران کئی سال میری اہلیہ کو یہ شرف بھی حاصل رہا کہ حضور رح کی پگڑیاں دھونہ دیا کرتی تھیں۔

حضور رح نے ۱۹۸۰ء میں اپنی واپس ربوہ روانگی سے قبل میری اہلیہ کو از راہ شفقت اپنی ایک پگڑی۔ ایک قمیص (کُرتہ) اور ایک شلوار مرحمت فرمائے۔ اس سے قبل ایک اچکن بھی مرحمت فرمائی تھی۔

کراچی میں ۱۹۸۰ء میں جب میں بمعہ فیملی کے حضور کی ملاقات کے لئے گیا جب کہ حضور کراچی میں گیسٹ ہاؤس میں قیام فرما تھے۔ اُس وقت حضور رح نے میرے بیٹے منیر احمد اور اُس کی اہلیہ اور بچیوں کے حالات دریافت فرماتے ہوئے فرمایا کہ منیر احمد کے کتنے بچے ہیں تو عرض کیا گیا کہ چار بچیاں ہیں۔ حضور رح نے آئندہ لڑکا ہونے کی خوشخبری سُنائی اور فرمایا کہ آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ خدا تعالےٰ لڑکا عطا فرمائے گا۔ اُس وقت عزیزم منیر احمد کے ہاں بچہ ہونے کی اُمید نہیں تھی۔ اُس کے تقریباً ڈیڑھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے حضور کی اِس پیشگوئی اور دُعا کے نتیجہ میں لڑکا عطا فرمایا جو ۸ نومبر ۱۹۸۱ء کو پیدا ہوا۔ اس کا نام حضور رح نے مظفر احمد رکھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور رح اپنے ناچیز غلاموں سے کس طرح حُسنِ سلوک کرتے تھے اُن کے لئے دُعائیں کرتے تھے اور کس طرح اُنکی دلداری کرتے تھے اس بارہ میں حضور رح کے چند بابرکت خطوط۔ پیش خدمت کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

عزیزم مکرم سلمکم اللہ تعالیٰ۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ؛
آپ کا خط محررہ ۶۷-۲-۷ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ عزیزہ مبارکہ کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔

۱- آپ کے کاروبار میں برکت دے اور آپ پر اور آپ کے اہل و عیال پر برکتوں کے دروازے کھولدے۔ آمین

مکرمی محترمی مولوی قدرت اللہ صاحب لنڈن میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور جوانوں کی سی ہمّت کے ساتھ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے چندہ اور وعدے لے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ اِنکی عمر اور صحت میں برکت دے آمین۔ والسلام خاکسار

(دستخط) (مرزا ناصر احمد)
خلیفۃ المسیح الثالث ۸/۲/۶۷ م

حضور بیرونی دورہ جات کے بارہ میں احباب سے دعائیں کراتے تاکہ دُعاؤں کے ذریعہ منشاء الٰہی معلوم کر سکیں۔ دراصل آپ کا بھروسہ محض اپنے پیارے ربِ کریم پر ہی تھا اور ہر کام کی انجام دہی سے قبل اپنے پیارے آسمانی آقا کی رضا مقدم حاصل کرنا آپ کا شیوہ تھا۔

حضور کا ایک خط۔

مونوگرام خلیفۃ المسیح الثالث امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
ھُوَ النّٰاصِر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہو

مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ؛
مغربی افریقہ کی جماعتوں کی بے حد خواہش اور دوست تبشیر کے مشورہ پر آئندہ ڈیڑھ دو ماہ میں میرے مغربی افریقہ کی جماعتوں کے دورے کی تجویز ہے کئی پہلوؤں سے ان جماعتوں کا حق بھی ہے وہاں کے دوست اپنے اخلاص اور جذبہ فدائیت کے باوجود بُعدِ مسافت اور بعض دوسری مشکلات کی وجہ سے مرکز سلسلہ میں کثرت کے ساتھ نہیں آ سکتے۔ ان کے حالات اور ضروریات سے واقفیت حاصل کرنا اور مقامی حالات کا مشاہدہ۔ اشاعت اسلام کے آئندہ وسیع تر پروگرام کے لئے اپنے اندر بڑی افادیت رکھتا ہے۔ ان اُمور کے پیشِ نظر میں نے ارادہ کیا ہے کہ ربِ رحیم کی تائید اور نصرت کے سہارے اور اُسی سے توفیق طلب کرتے ہوئے چند ہفتوں کے لئے مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں جاؤں۔ آپ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنی بے پایاں رحمت سے اِس سفر کو سلسلہ اور اسلام کے لئے مفید اور بابرکت بنائے اور اپنے بے پایاں فضل سے حالات کو موافق اور سازگار کر دے اور اپنی پناہ اور حفاظت میں رکھے۔

اِن دُعاؤں کے نتیجہ میں اگر آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی بشارت پائیں تو اس سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

والسلام (دستخط)
مرزا ناصر احمد
(مُہر) خلیفۃ المسیح الثالث

مکرم محترم مسعود احمد خورشید صاحب کراچی

6667
12.2.70

میری بیٹی عزیزہ راشدہ تنویر اہلیہ ڈاکٹر منصور احمد مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جوانی کی عمر میں (بعمر ۲۸ سال) اسلام آباد میں ناگہانی طور پر ایک بچے کو چھوڑ کر وفات پا گئی۔ اگلے دن اُس کا جنازہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے لئے لے جایا گیا۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء کی صبح کو میری دو بیٹیاں جنازہ پڑھانے کے لئے درخواست لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضور نے از راہِ شفقت جنازہ خود پڑھانے کا ارشاد فرمایا اور میری بیٹیوں سے تعزیت بھی کی اور فرمایا کہ یہ آپ کی وہی بہن تھی جو ہمیشہ مُسکرایا کرتی تھی۔ عصر کی نماز سے قبل خاکسار بمعہ اپنے عزیز رشتہ داروں کے قصرِ خلافت کے بیرونی دروازے کے پاس جو مسجد مبارک کی محراب کے سامنے ہے کھڑے ہوئے تھے کہ حضور رح تشریف لائے۔ اور آتے ہی السلام علیکم کے بعد تعزیتی رنگ میں "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" زور سے پڑھا۔ اور پھر ہم سب سے مصافحہ کیا۔ اُس کے بعد حضور رح نے نماز عصر پڑھائی۔ اور پھر از راہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی۔

حضور رح کے ساتھ حضرت والد صاحب کے بہت پُرانے اور دیرینہ مراسم تھے۔

لہٰذا حضورؒ والد صاحب کے ساتھ نہایت مربیانہ سلوک فرماتے تھے۔ عزیزم برادرم گلزار صاحب لندن کے اور میرے بچے جب بھی حضورؒ کی ملاقات کے لئے جاتے تو انہیں حضور پیار کے انداز میں والد صاحب کے نام کی مناسبت سے "قدرتی یا "قدرتیاں" کہہ کر پکارا کرتے بلکہ عزیزم گلزار صاحب کی بیٹی عزیزہ سلمیٰ کی لندن میں شادی کے موقعہ پر حضور نے اُسے جو تحفہ عنایت کیا اُس پر سلمیٰ قدرتی کے الفاظ تحریر فرمائے۔

غرض یہ کہ حضور کی ذات بابرکات جو رحمتوں اور شفقتوں کا مجسمہ تھی ہر انسان کے لئے۔ اِسی طرح آپ رحمت اور شفقت تھے تمام دُنیا کے لئے۔ کیونکہ آپ نے جو یہ ماٹو ہمیں دیا۔ اُس پر آپ پوری طرح کاربند تھے اور ساری دُنیا کی بھلائی کے لئے ہی حتی المقدور کام انجام دیتے رہے اور اُن کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہے بلکہ جن لوگوں نے آپ کو اور آپ کی جماعت کو ہر قسم کے دُکھ دیئے اور ایذائیں پہنچائیں اُن کے لئے بھی آپ کا یہی محبت بھرا مقولہ تھا۔

"LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE."

آپ کا عبادات۔ ذکر الٰہی۔ تسبیح و تحمید۔ درود شریف۔ استغفار میں اتنا شغف تھا کہ ساری جماعت کو بار بار۔ بیداری سحر۔ مختلف رنگوں میں ذکر الٰہی۔ تسبیح و تحمید۔ درود شریف اور استغفار کی تحریکات فرماتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان دُعاؤں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی گود میں اور اُس کے قرب میں پہنچا کر بڑے بڑے طوفانوں کے منجدھار سے جماعت کی کشتی کو صحیح سالم کنارہ پر پہنچا دیا الحمد للہ۔

خدائے ذوالعرش نے اپنی کرم نوازی سے جہاں جماعت کو آپ کو قرآنی انوار پھیلانے کے لئے بُشریٰ لکم کا الہامی مژدہ سُنایا وہاں آپ کو الہامی طور پر یہ دُعا بھی۔ سکھلائی:

ترے حُسن کے جلوے بے پایاں
اک حُسن کا جلوہ روز دکھا

میرے ناقص علم کے مطابق پہلے مصرع "ترے حُسن کے جلوے بے پایاں" كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ٥ (۳۰/الرحمٰن) کی تشریح و تفسیر ہے۔ یا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ (۱۱۱/ بنی اسرائیل) کی تشریح و تفسیر ہے۔ اور دونوں مصرعے "يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ٥ (۳۰/الرحمٰن) کی تشریح و تفسیر بھی ہو سکتے ہیں۔

جہاں خدائے ذوالجلال والاکرام نے آپ کو ۱۹۷۴ء میں مصائب و آلام کے زمانہ میں اس الہام سے سرفراز فرمایا:۔

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ٥ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ٥
(۱۵/۱۶ - الشمس)

وہاں شفقت اور رحمت کا جلوہ دکھانے کے لئے آپ کو تسلّی اور تشفی دی اور الہاماً فرمایا:۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ ...... إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ۔
(۹۶/الحجر)

پس خدا تعالیٰ کے مُنہ کی یہ باتیں لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ اور یہ ثابت ہوا کہ خدائے رؤف و رحیم اپنے پیارے بندوں سے کس طرح پیار کرتا ہے۔ توسیع مکانک کی پیشگوئی اور فرمان الٰہی آخری چند سالوں میں اس سُرعت اور تیزی سے کارفرما ہوا کہ برطانیہ میں پانچ نئے مشن ہاؤس۔ سویڈن کی مسجد اور ناروے میں مشن ہاؤس اور افریقہ میں کئی مساجد اور ہسپتالوں کی تعمیر اور سب سے بڑھ کر "مسجد بشارت" سپین کا آپ کے مبارک ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھا جانا۔ مرکز میں بھی کئی نئی عمارات کی تعمیر یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل تھے جو بارش کی طرح آپ پر برسے اور قیامت تک احمدیت کی تاریخ میں آپ کا یہ بابرکت دَور سُنہری حُروف سے لکھا جائیگا۔

آپ پر یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے اپنی توحید حقیقی یعنی کلمہ طیبہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا وِرد آپ کو الہاماً اور کشفاً سکھلایا۔ جسے آپ نے جلسہ سالانہ کے اور دیگر مواقع پر ساری جماعت کو سکھلایا۔ اور ساری جماعت کو اس پاکیزہ کلمہ مبارک کو روزانہ وِرد کرنے کا حُکم دیا۔ تاکہ اس مادیت کے زہرناک دَور میں دُنیا اپنے خالق و مالک حقیقی خدائے واحد لم یزل کی طرف رجوع کرے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمیں یقین کامل ہے کہ حضورؒ کی اس عظیم اور بابرکت تحریک سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا میں ایک روحانی انقلاب بپا ہو رہا ہے اور وہ دِن دُور نہیں جب إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ٥ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ٥ کا شاندار نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے۔ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ۔

حضورؒ کا زمانہ خلافت دو صدیوں چودھویں اور پندرھویں کے درمیان واقع ہوا۔ لہٰذا آپ ناصر دین خلیفہ ہونے کے ساتھ خلیفۂ ذوالقرنین بھی ہوئے آپ نے جماعت کو "ستارۂ احمدیت" عطا کیا۔ اور فرمایا:۔

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکتوں کے طفیل اُمت محمدیہ نے چودہ صدیوں کے اندر خدا تعالیٰ کے زندہ نشان ایک یا دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں دیکھے اور ہر صدی نے زبانِ حال سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اس لئے مَیں نے اِس ستارے کے چودہ کونوں میں اللہ اکبر لکھوا دیا ہے۔"

حضورؒ نے احباب جماعت کو ستارۂ احمدیت دکھایا اور چودہ صدیوں کی طرف سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اللہ اکبر کا وِرد کیا۔ جہاں حضورؒ نے اپنے غلاموں سے شفقت رأفت اور محبت کا سلوک کیا وہاں خدائے حیّ و قیوم مالک الملک نے اپنی عنایت اور رحمت بے پایاں کے تحت حضور کو فرمایا:۔

"میں تینوں اینا دیاں گا کہ تو رج جائیں گا۔"

اور یہ بھی اُس قادر و توانا خدائے ذوالعرش کے پاکیزہ کلام کی تشریح و تفسیر ہے:۔ "وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ٥ (الضحیٰ)

یکم جون ۱۹۸۲ء کو جب حضورؒ کو دِل کا شدید عارضہ ہونے کی خبر پہنچی تو دِل دھک سے رہ گیا۔ الٰہی خیر۔ ایک ہفتہ ساری جماعت نے روتے تڑپتے گذاری۔ ۸ر جون ۱۹۸۲ء کی رات کو دس بجے جو رپورٹ اسلام آباد سے آئی اُس کے مطابق حضورؒ کی صحت بہتر ہونے کی خبر تھی لیکن رات کو سوا ایک بجے ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ دھڑکتے دِل سے ریسیور اُٹھایا۔ محترم زرتشت منیر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے الفاظ تھے۔ "خورشید صاحب آپ کو کوئی اطلاع ملی ہے! إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ حضور فوت ہو گئے" جسم مفلوج ہو کر رہ گیا۔ گھر والوں کو یہ خبر بتانے کی بھی سکت باقی نہیں تھی۔ آہ! میرا پیارا شفیق آقا۔ آہ! میرا شفیق روحانی باپ۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ٥ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ٥۔

مورخہ ۹ر جون ۱۹۸۲ء کی دوپہر کو محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی قیادت میں بہت سے احمدی احباب بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور روانہ ہوئے۔ چار بجے شام لاہور کی چلچلاتی شدت کی دھوپ میں ہم ربوہ کے لئے روانہ ہوئے تاکہ اپنے پیارے آقا کا آخری دیدار کر سکیں۔ تمام راستہ سب بھائیوں پر جہاں رنج و غم کی ایک گہری لہر طاری تھی وہاں روتے روتے تڑپتے تڑپتے سب دُعائیں کر رہے تھے کہ الٰہی باغ احمدؑ کی آبیاری کرنے والے ایک وجود کو جہاں تو نے اپنی آغوش رحمت میں لے لیا ہے وہاں اُس کے بدلہ میں اپنی خاص رحمت سے ہمیں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کو عطا فرما اور اس ابتلا کے وقت میں باغ احمدؑ کو تمکنت بخش۔ رات کو آٹھ ساڑھے آٹھ بجے دُعاؤں کے ساتھ ربوہ میں داخل ہوئے۔ مسجد مبارک کے باہر سڑکوں تک ہزاروں ہزار شمع احمدیت کے پروانوں کی لمبی لمبی قطاریں لگی ہوئی تھیں جو قصر خلافت میں پہنچ کر اپنے محبوب آقا کا آخری دیدار کر رہی تھیں۔ ۱۰ر جون کی صُبح کو ہم غمگساروں کو پُرنم آنکھوں اور زخمی تڑپتے دلوں سے اپنے محبوب آقا کا آخری دیدار نصیب ہُوا۔ وہ چاند جو کچھ لمحوں کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ دُنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جانا تھا وہ ایک صندوق میں رکھا ہوا تھا۔ ڈھیروں ڈھیر برف کے بلاک کمرے میں بھرے تھے۔ اور وہ بھی جلد جلد پگھل کر دُنیا کی بے ثباتی کا اعلان کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں قدرت ثانیہ کا چوتھا مظہر عطا فرمایا اور شام ۵ بجے بہشتی مقبرہ میں ہمارے پیارے آقا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز نے حضور کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں پاکستان اور بیرون جات سے قریباً ایک لاکھ افراد نے شمولیت کی۔ تدفین کے بعد دُعا ہوئی۔ اور اُس کے بعد لاکھوں سوگوار افراد بہشتی مقبرہ سے گھروں کی طرف لوٹے اور بہت سے لوگ تو وہاں سے لبوں، کاروں اور دیگر سواریوں کے ذریعہ واپس روانہ ہو گئے۔

خلافت ثالثہ کے سنہری دَور کی داستانیں قیامت تک لکھی اور پڑھی اور سُنی جاتی رہیں گی اور آپ کے کارنامے رہتی دُنیا کے لئے مشعل راہ رہیں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کو توفیق دے کہ وہ حضورؒ کے کارناموں کو دُنیا میں زندہ رکھیں اور اُن سے فیض حاصل کرتے رہیں۔ آمین ثم آمین

مبلغین کرام کے لئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع و آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ انشاء اللہ ۲ جون ۱۹۸۴ء مطابق ۲ احسان ۱۳۶۳ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح تہجد اور دیگر تربیتی اور تعلیمی پروگرام جاری رکھیں۔ تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی فضیلت سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن اور نمایاں رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقرری صدر لجنات صوبائی

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے صوبہ آندھرا کے لئے محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کو اور صوبہ کشمیر کے لئے محترمہ زہرہ جبیں صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اسلام آباد و بیج بہاڑہ کو ۱۹۸۴ء کے لئے صدر مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ لجنات صوبہ آندھرا پردیش و صوبہ کشمیر اپنے صوبہ کی صدر سے پورا پورا تعاون کریں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔ رمضان المبارک میں دیگر عبادتوں کے علاوہ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ نیز جو مرد عورت بیمار ہو یا کسی حقیقی معذوری کے باعث روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ لہٰذا مرکزی سلسلہ میں جماعتی نظام کے تحت صدقات و فدیۃ الصیام تقسیم کرانے کے خواہش مند احباب ایسی رقوم امیر جماعت احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

(بقیہ صفحہ اوّل)

اسی طرح مولویوں کے مطالبہ پر حکومت کے آدمیوں نے ایک دن کہا کہ اپنی مساجد کے اُوپر سے کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کو مٹا دیا جائے۔ جماعت کے ذمہ دار احباب نے کہا کہ ہم از خود یہ نہیں مٹائیں گے اور نہ ہی مولویوں وغیرہ کو ایسا کرنے دیں گے۔ البتہ حکومت یا پولیس خود اگر یہ "کارِ خیر" کرنا چاہتی ہے تو کرے۔ بعد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بھی یہی ارشاد موصول ہوا کہ از خود یہ لعنت مول نہیں لینی اور نہ ہی مولویوں کے ناپاک قدم مساجد پر پڑنے دینے ہیں حکومت اگر ایسا چاہتی تو کرے۔ چنانچہ تاحال حکومت نے ایسا نہیں کیا۔ اب اس قسم کے مطالبات بھی اخباروں میں آرہے ہیں کہ احمدیوں کے پاس قرآن کریم نہیں رہنے چاہئیں۔ ان کے نام مسلمانوں والے نہیں ہونے چاہئیں۔ انکی تمام کتب پر پابندی لگا دی جائے۔ لائبریری پر قبضہ کر لیا جائے۔ احمدیوں کو ملازمت سے نکال دیا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ضبط کر کے تمام جائیداد۔ فنڈز اور ربوہ کی زمین پر قبضہ کر لیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض مولوی جماعتِ احمدیہ کی ہر ممکن طریق پر دلآزاری کرنے اور ہر طرح نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت اپنے اپنے ہاں باقاعدہ نمازِ تہجد کا التزام رکھیں۔ ربوہ کی مساجد اور قادیان دار الامان میں بھی باقاعدہ نمازِ تہجد جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر مقام پر جماعت کی حفاظت فرمائے اور دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

قادیان میں شادی و رخصتانہ کی تقاریب

۱ ۔ مکرم عبد المتین صاحب ابن مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ مکرمہ منصورہ سعید صاحبہ دختر مکرم ملک سعید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ انجنیئر (پاکستان) کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ عزیزہ کے ویزہ کی منظوری کی اطلاع موصول ہونے پر مورخہ ۱۰-۵-۸۴ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دولہا کی گلپوشی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اور اگلے روز مورخہ ۱۱-۵-۸۴ کو مکرم عبد المتین صاحب اپنی شادی کی غرض سے پاکستان روانہ ہوگئے۔ اور مورخہ ۱۶-۵-۸۴ کو اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ واپس قادیان آ گئے۔ بارڈر سے محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز۔ آپ کی بیٹی مکرمہ نعیمہ شمیم صاحبہ جو شادی میں شرکت کی غرض سے بنگلور سے قادیان آئی تھیں۔ اور آپ کے دوسرے بچے ساتھ لے کر قادیان آئے۔ پاکستان سے محترم عاجز صاحب کے ایک عزیز مکرم قریشی عبد الحق صاحب بھی قادیان آئے۔ مورخہ ۱۸-۵-۸۴ کو بعد نماز مغرب محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ پر تین صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ مردوں کے لئے مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مستورات کے لئے احاطہ مہمان خانہ میں انتظام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں شرکت کی غرض سے محترم عاجز صاحب کے ایک اور عزیز مکرم قریشی عبد المومن صاحب ایڈووکیٹ لاہور مع صاحبزادہ ۱۷ مئی کو قادیان تشریف لائے۔

۲ ۔ مورخہ ۱۲-۵-۸۴ کو مکرم عبد الحمید صاحب مومن درویش کی بیٹی کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم ریاض احمد صاحب میرٹھ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ اُسی روز دوپہر سے قبل بارات میرٹھ سے قادیان پہنچی۔ اور بعد نماز عصر ساڑھے پانچ بجے احاطہ مہمان خانہ میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد بارات مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدہ میں پہنچی جہاں مکرم عبد الحمید صاحب مومن نے بارات کے بیٹھنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں پر بھی تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اگلے روز مورخہ ۱۳-۵-۸۴ کو مکرم عبد الحمید صاحب مومن نے اپنی بچی کو رخصت کیا۔ اور اُسی روز بارات دُلہن کے ہمراہ واپس میرٹھ کے لئے روانہ ہوگئی۔

۳ ۔ مورخہ ۱۳-۵-۸۴ کو مکرم منیر احمد صاحب (رخان فوٹو سٹوڈیو قادیان) ابن مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ سلمہا بنت مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش کے مکان پر پہنچی۔ یہاں پر بھی تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ رات نو بجے کے قریب مکرم مستری محمد حسین صاحب نے اپنی بیٹی کو رخصت کیا۔

مورخہ ۱۴-۵-۸۴ کو مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں اپنے مکان پر ساڑھے تین صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۱۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

۴ ۔ مورخہ ۱۴-۵-۸۴ کو مکرم رشید احمد صاحب ابن مکرم محمد سلیمان صاحب قریشی مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل موصوف کا نکاح عزیزہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نور محمد صاحب پونچھی درویش مرحوم کے ساتھ ہو چکا تھا چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعدہٗ بارات مکرم نور محمد صاحب پونچھی مرحوم کے مکان پر گئی یہاں پر بھی تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۱۵-۵-۸۴ کو مکرم رشید احمد صاحب کی طرف سے اپنی دعوتِ ولیمہ پر اسی کے قریب احباب و مستورات کو احاطہ مہمان خانہ میں مدعو کیا گیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جملہ خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حفاظ کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ وقفہ کے بعد اب پھر سے احمدیہ قادیان میں بھی مدرسۃ الحفظ جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسۃ الحفظ میں داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ

* بچہ ہونہار اور ذہین ہو۔
* عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔
* قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

منتخب شدہ طالب علم کو دیگر مراعات کے علاوہ مبلغ ۱۳۳/- روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

مدرسۃ الحفظ میں پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائیگی خواہشمند احباب جلد توجہ فرمائیں اور نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں۔ پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے آخر جولائی ۱۹۸۴ء تک واپس نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسۃ الحفظ میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

وظائف امداد کتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (مشروط بہ آمد) میں ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ! — ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کتب تعلیمی" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

ربوہ سے محترم چوہدری محمد احمد صاحب نائل درویش کو یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ ان کی بہو اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دوبئی میں وفات پاگئی ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۵/۵/۸۴ کو لاہور جنازہ لایا گیا۔ اور تدفین عمل میں آئی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(ادارہ)

اشاعت بدر ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے! (مینیجر بدر)

ایک المناک وفات

قادیان ۲۰ مئی ۱۹۸۴ء نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ آج نماز فجر کے وقت عزیزہ امۃ القیوم پروین صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی انعام الحق صاحب و عمر ابن علیہا جو محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل درویش کی بیٹی اور محترم قریشی فضل حق صاحب درویش کی بہو تھیں بمقام دھاریوال قریب بائیس سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اُمید سے تھیں اور مورخہ ۱۵/۵/۸۴ رات کو تکلیف زیادہ بڑھ جانے کے باعث مقامی لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کے پاس لے جایا گیا۔ جہاں رات سوا بارہ بجے کے قریب بچہ نے اپریشن کے ذریعہ بچی تولد ہوئی۔ اپریشن کے نتیجہ میں خون بہت ضائع ہو چکا تھا۔ لہذا فوری طور پر دھاریوال ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں خون دیئے جانے سے قبل ہی مرحومہ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ کی یادگار ننھی بچی ہے جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبل از ولادت "نادیہ پرویزہ" تجویز فرمایا تھا۔

چنانچہ اُسی روز بعد نماز عصر شام چھ بجے مسجد ناصر آباد کے قریب میدان میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دُعا کروائی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں بلند مقام عطا کرے اور مرحومہ کے لواحقین والدین اور دیگر رشتہ داروں کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور نومولودہ کا اپنے فضل سے خود متکفل ہو۔ آمین

(ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

☆ — مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ حیدر آباد اپنے دونوں لڑکوں کے باعزت روزگار دینی و دنیوی ترقیات اور چھوٹے بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ☆ — مکرم غلام احمد عزیز خان صاحب حیدر آباد خود کی اور بچوں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ☆ — مکرم مسعود احمد خان صاحب کانپور خود کے B.L.A پرفیشنل ڈگری کے لئے ایڈمیشن ملنے اور سروس میں ترقی کے لئے اور مکرم مولوی اکبر صاحب پونچھی کا تبر جن پر فالج کا حملہ ہوا ہے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ☆ — مکرم عبدالعزیز صاحب اصغر قادیان تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی صدر جماعت جے پور (راجستھان) کے ایک زیر تبلیغ دوست مکرم جانار محمد صاحب آف ہرباڑہ ضلع اجمیر راجستھان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں موصوف کی استقامت اور حقیقی احمدی مسلمان بننے کے لئے۔ ☆ — مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب معلم مدرسہ احمدیہ قادیان تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ بشیرہ اختر صاحبہ و مکرمہ لطیفہ اختر صاحب بنت مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب شاہ میٹھ واڑ کے علی الترتیب امتحان میں نمایاں کامیابی اور معدہ کی تکلیف کے ازالہ کے لیئے۔ مکرمہ حفیظہ صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب میٹھ واڑ کی آنکھوں میں تکلیف رہتی ہے۔ تکلیف میں ازالہ کے لئے۔ مکرم الطاف احمد شاہ صاحب کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ مکرم شکیل احمد شاہ صاحب کی ملازمت میں ترقی کے لئے۔ مکرم جلال الدین صاحب شاہ کے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ مکرم ماسٹر غلام احمد خادم صاحب مانلو خود کی اور اہلیہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دینی فرائض کی بجا آوری میں پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE - 23-9302
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"مَیں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" صفحہ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اوون مل
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER
AND
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT :-
KASMIR JEWELLERS,
OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN - 143516.

"AUTOCENTRE"
23-5222
23-1652

تار کا پتہ :-
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے :- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ - ٹپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹ ۷۰۰۰

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/ NO. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری - اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) - ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

بشارت

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" {ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ}

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی - وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY.

C.B. CANNANORE - 570001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE:- PAYANGADI - 12 — CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۳۱)

فون نمبر:- ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشنڈ بونز - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۲/۱۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®

CALCUTTA-15.

نشان:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے -!!